تین دن رمضان المبارک میں آپؐ نے آٹھ رکعت تراویح پڑھائی۔ اس بنیاد پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد سیدنا عمر فاروقؓ نے اپنے دورِ خلافت میں تراویح کی مستقل طور پر باجماعت نماز شروع کر دی۔ کسی بھی عبادت کو جو انفرادی طور پر مطلوب ہو از خود بلادلیل اجتماعی شکل دینا اور اسے ثواب سمجھنا بدعت ہے۔ لیکن ایسی بدعت جو عبادت کی انفرادی شکل کو اجتماعی شکل دے دے' مکروہ کا درجہ رکھتی ہے۔ آپ نے جس شکل کا ذکر کیا ہے' اگر اس میں غیر شرعی حرکت کا ارتکاب نہیں ہے تو مکروہ شمار ہوگی۔

حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول جن الفاظ میں آپ نے ذکر کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ پتھروں یا گٹھلیوں پر پڑھنا' کسی خاص مقام کو ورد کے لیے متبرک سمجھنا ایسی بدعت نہیں ہے کہ جس پر قتل کی سزا نافذ کی جائے۔ تعزیری سزا بھی لازم نہیں ہے ورنہ حضرت عمرؓ اسے جاری کر دیتے۔ البتہ سختی سے روکنا چاہیے۔ واللہ اعلم! (مولانا عبدالمالک)

خاتون ڈاکٹر کا مرد ڈاکٹروں سے خطاب

س: ڈاکٹروں کی ایک تنظیم کے زیراہتمام ڈاکٹروں کی تربیت کے لیے وقتاً فوقتاً مختلف اجتماعی پروگرام ہوتے ہیں۔ اگر ایک خاتون ڈاکٹر کو کسی طبی موضوع پر لیکچر دینے کے لیے بلایا جائے' اور وہ پردے کے اہتمام کے ساتھ نقاب میں رہتے ہوئے' مرد ڈاکٹروں کے سامنے اسٹیج پر لیکچر دے' تو اس حوالے سے قرآن وسنت کی روشنی میں کیا حکم ہے؟

ج: 'علم' خواتین سے بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اگر ایک خاتون کسی فن میں ماہر ہو اور اس سے مردوں کے مقابلے میں احسن انداز سے استفادہ کیا جاسکتا ہو تو وہ شرعی آداب' یعنی پردہ وغیرہ کا لحاظ رکھتے ہوئے مرد حضرات کو لیکچر دے سکتی ہے۔

صحیح بخاری کا ایک نسخہ محدثة کریمة بنت احمد بن محمد بن حاتم المروزی سے منقول ہے۔ انھوں نے صحیح بخاری پڑھی' لکھی اور پھر لوگوں کو پڑھائی' لوگوں نے ان سے لکھی

اور ان کا نسخہ بھی معروف ہوگیا۔ اس طرح کی بے شمار مثالیں ہماری تاریخ میں پائی جاتی ہیں۔ نیز اس بات کا اطمینان بھی ہونا چاہیے کہ اس طرح کے لیکچر کے نتیجے میں خاتون خود یا کوئی شخص فتنہ میں مبتلا نہ ہوجائے۔(ع - م)

سود کی ایک صورت

س: میں ایک بڑے کاروباری ادارے کا سربراہ ہوں اور اس حوالے سے بنکوں کے ساتھ مالی لین دین کے سلسلے میں رابطہ رہتا ہے۔ بنک عموماً بڑے اداروں کے لیے ایک مخصوص رقم کی لمٹ (limit) منظور کرتا ہے جس میں جب تک آپ لمٹ کی رقم کو اپنے اکاؤنٹ میں سے لے کر استعمال نہیں کرتے اس وقت تک آپ کو مارک اَپ نہیں پڑتا‘ یعنی آپ جتنے دن رقم استعمال میں لاتے ہیں اُتنا ہی مارک اَپ دینا پڑے گا‘ پورے مہینے کا نہیں۔ کیا قرآن و سنت کے حوالے سے یہ صورت جائز ہے؟

ج: بنک لمٹ (bank limit) کی جو صورت آپ نے بیان کی ہے یہ واضح طور پر ایک قرض کا معاملہ ہے۔ آپ بنک سے قرض لیتے ہیں‘ اسے خواہ loan کہا جائے یا limit کی صورت ہو‘ صرفی مقاصد کے لیے ہو یا کاروباری مقاصد کے لیے‘ شرح سود/ مارک اَپ کم ہو یا زیادہ‘ ربا کی تعریف میں آتا ہے۔

ربا کی تعریف یہ ہے: قرض کے معاملے میں اصل مال پر بڑھوتری۔ اسی طرح اگر ایک شخص (یا ادارے) کا کسی دوسرے شخص (یا ادارے) کو قرض دینا‘ جب کہ شرط یہ ہو کہ اتنی مدت گزرنے کے بعد وہ اس پر اتنی زائد رقم وصول کرے گا تو یہ بھی ربا ہے۔ قرض کے معاملے پر بڑھوتری کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ کسی خاص مدت (جیسا کہ آپ نے لکھا کہ آپ کو پورے ماہ کا مارک اَپ نہیں دینا پڑتا) کے لیے ہو تو اسی صورت میں سود ہوگا۔ مزید برآں آج کل ہماری منڈیوں خاص طور پر غلہ منڈیوں میں زیادہ تر کاروبار اسی لمٹ کے پیسے سے ہو رہا ہے۔ بہرطور قرض کے کسی بھی معاملے میں جہاں اضافی رقم کی ادایگی کی شرط ہو‘ سود/ ربا ہے۔ اس لیے اپنے ایمان کی سلامتی